اقبال اکادمی پاکستان کا خبرنامہ

اقبال نامہ

جولائی تا ستمبر ۲۰۲۲ء

ہر اک مقام سے آگے مقام ہے تیرا
حیات ذوق سفر کے سوا کچھ اور نہیں

رئیس ادارت: پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

مدیر: ہارون اکرم گل

مجلس ادارت: ارشاد الرحمٰن، محمد بابر خان، محمد اسحاق، اسد حنیف

تزئین و آرائش: محمد اعجاز سلیم

اقبال اکادمی پاکستان، لاہور
Tel:+92 (42) 99203573 •Fax:+92 (42) 36314496
email:info@iap.gov.pk •www.allamaiqbal.com

اقبال اکادمی پاکستان سے منسلک ملازمین فکر اقبال کے فروغ کا عظیم فریضہ انجام دے رہے ہیں: انجینئر امیر مقام (صدر اقبال اکادمی پاکستان)

مشیر وزیر اعظم پاکستان برائے قومی ورثہ و ثقافت کا اقبال اکادمی پاکستان کا دورہ، افسران اور ملازمین سے ملاقات

اقبال اکادمی پاکستان سے منسلک ملازمین فکر اقبال کے فروغ کا عظیم فریضہ انجام دے رہے ہیں اور اس فریضے کی انجام دہی کے لیے انہیں بھرپور توانائیاں صرف کرنی چاہئیں۔ ان خیالات کا اظہار ۲۲ ستمبر ۲۰۲۲ء کو مشیر وزیر اعظم پاکستان برائے قومی ورثہ و ثقافت جناب انجینئر امیر مقام نے اقبال اکادمی پاکستان کے دورہ کے موقع پر افسران و ملازمین سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ وفاقی سیکرٹری قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن محترمہ فارینہ مظہر، سینئر جوائنٹ سیکرٹری جناب شہزاد درانی اور دیگر افسران بھی ان کے ہمراہ تھے۔ مشیر وزیر اعظم نے اقبال اکادمی پاکستان کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے اس حوالے سے بریفنگ دی۔ انجینئر امیر مقام نے اکادمی کے ملازمین کا حوصلہ بڑھایا اور کہا کہ حکومت کو ملازمین کے مسائل کا بھرپور ادراک ہے اور اقبال اکادمی جیسے اہم ادارے کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لیے تمام دستیاب وسائل مہیا کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ٹیلنٹ کا راستہ کوئی نہیں روک سکتا۔ آپ نئے آئیڈیاز کے ساتھ اپنا ٹیلنٹ سامنے لے کر آئیں، حکومت بھرپور سرپرستی کرے گی۔ وفاقی سیکرٹری قومی ورثہ و ثقافت محترمہ فارینہ مظہر نے کہا کہ ملازمین کی ترقیوں اور خالی اسامیوں پر تقرر کے مسائل کے حل کے لیے لائحہ عمل تیار کیا جا رہا ہے اور اکادمی کے مسائل جلد حل کیے جائیں گے۔

اکادمی کے مسائل جلد حل کیے جائیں گے: محترمہ فارینہ مظہر (وفاقی سیکرٹری قومی ورثہ و ثقافت)

ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے اکادمی کی کارکردگی اور ملازمین کے مسائل کے حوالے سے بریفنگ دی

جناب انجینئر امیر مقام نے اکادمی کے محل فروخت کا دورہ کیا اور پودا بھی لگایا

صدر اقبال اکادمی پاکستان نے افسران کے ہمراہ اقبال اکادمی پاکستان کے مرکز فروخت کا دورہ کیا اور اس کے سامنے واقع لان میں پودا بھی لگایا۔ قبل ازیں مشیر وزیر اعظم اور وزارت کے افسران نے قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے تعلیم و فنی تربیت، قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن سے ۲۳ ویں اجلاس میں شرکت بھی کی جس میں منسلک اداروں کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔

انجینئر امیر مقام صاحب کے ہمراہ قومی اسمبلی قائمہ کمیٹی برائے تعلیم و فنی تربیت، قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن اور اجلاس کے شرکا کا گروپ فوٹو

مشیر وزیر اعظم قومی ورثہ و ثقافت انجینئر امیر مقام اقبال اکادمی پاکستان کے مرکز فروخت کے بالمقابل پودا لگاتے ہوئے

پاکستان کے جشن الماسی (75 ویں یوم آزادی)

عزم عالی شان شاد رہے پاکستان

کے سلسلے میں علامہ اقبالؒ کی قدیم رہائش واقع ۱۱۶ میکلوڈ روڈ لاہور میں

پرچم کشائی کی خصوصی تقریب

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام پاکستان کے جشن الماسی (۷۵ ویں یوم آزادی) کے سلسلے میں علامہ اقبال کی قدیم رہائش ۱۱۶ میکلوڈ روڈ لاہور میں خصوصی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس کا آغاز ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے پرچم کشائی سے کیا۔ بعد ازاں مہمانوں اور اکادمی کے افسران و عملے کے ہمراہ ڈائریکٹر اکادمی نے کیک کاٹا۔ ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج ہم ایک آزاد مملکت کے طور پر پاکستان کے جشن الماسی کا اہتمام کیے ہوئے ہیں اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم اس گھر میں موجود ہیں جہاں قیام کے دوران میں علامہ اقبالؒ نے نہ صرف بلند پایہ شاعری

تخلیق کی بلکہ پاکستان کی تحریک آزادی میں انتہائی فعال کردار ادا کیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم علامہ محمد اقبال کی تعلیمات اور قائداعظم کی جدوجہد کی پیروی کرتے ہوئے وطن عزیز کو اقوام عظیم کی صف میں لے آئیں۔ بعد ازاں اقبال اکادمی پاکستان کی تیار کردہ دستاویزی فلم ''The Voice of the East'' کی سکریننگ کا اہتمام کیا گیا جسے تقریب میں موجود بچوں نے شوق سے دیکھا۔ اس موقع پر جناب محمد نعمان چشتی، جناب ارشاد المجیب، ہارون اکرم گل، جناب فہیم ارشد، جناب سید قیصر محمود شاہ، محمد بابر خان، محمد اسحاق، یونس لطیف، سید ظہیر عباس، ملک اسد حنیف، جناب طالب حسین، ڈاکٹر ملیحہ مہوش اور طلبہ و طالبات بھی موجود تھے۔ تقریب کے شرکا نے اقبال اکادمی پاکستان کے کتب خانے کا دورہ بھی کیا۔

ابتدائی انتخاب کتب قومی صدارتی اقبال ایوارڈ (اردو) برائے سال ۲۰۲۱ء

قومی صدارتی اقبال ایوارڈ (اردو) برائے سال ۲۰۲۱ء کی کتب کے ابتدائی انتخاب کے لیے ناظم اکادمی کے دفتر میں ۴ اگست ۲۰۲۲ء بروز جمعرات اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں ڈاکٹر خالد اقبال یاسر، رکن ماہرین کمیٹی برائے قومی صدارتی اقبال ایوارڈ (اردو)، جناب ناظم اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین اور ڈاکٹر طاہر حمید تنولی (معاون ناظم ادبیات) نے شرکت کی۔ اجلاس میں سال ۲۰۲۱ء میں اردو زبان میں شائع ہونے والی ۲۵ کتب کا جائزہ لیا گیا۔ ابتدائی مرحلے پر ان میں سے ۱۳ کتب منتخب ہوئیں۔ یہ کتب قومی صدارتی اقبال ایوارڈ (اردو) برائے سال ۲۰۲۱ء کے لیے ماہرین اقبال ایوارڈ کو ارسال کی جائیں گی جو ان کتب کی قدر و قیمت کا تعین کریں گے۔

اقبالیات کو ایک ہمہ جہت تحریک کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا: پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی

پاکستان کے جشنِ الماسی کے موقع پر

اقبال اکادمی پاکستان کے زیرِ اہتمام خصوصی آن لائن لیکچر:

''اقبالیات کے 75 سال''

پاکستان کے جشنِ الماسی کے موقع پر اقبال اکادمی پاکستان کے زیرِ اہتمام ''اقبالیات کے پچھتر سال'' کے موضوع پر خصوصی آن لائن لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان مقرر ممتاز اقبال شناس پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی تھے۔ پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے کہا کہ اقبال پر اتنی کثرت سے لکھا گیا ہے کہ کسی اور شاعر یا ادیب پر اس معیار اور مقدار دونوں لحاظ سے اتنا کچھ نہیں لکھا گیا۔ اس کے نتیجے میں ان پچھتر برسوں میں اقبالیاتی ادب کا ایک عظیم الشان ذخیرہ وجود میں آ چکا ہے۔

اب ''اقبالیاتی ادب'' یا ''اقبالیات'' بہ ظاہر تو ایک صنفِ ادب یا شعبہ علم ہے، مگر اس علمی و ادبی شعبے میں اس قدر تنوع آ چکا ہے اور اس کی حدود اتنی وسعت اختیار کر گئی ہیں (اور وقت کے ساتھ یہ حدود وسیع تر ہو رہی ہیں) کہ اب اقبالیات کو ایک ہمہ جہت تحریک کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ ہر وہ مضمون یا مقالہ، جو اس عظیم فلسفی و مفکر کی زندگی، شاعری یا فکر و فلسفے کے کسی پہلو سے متعلق ہو، ہر وہ کتاب (نظم ہو یا نثر، طبع زاد ہو یا ترجمہ) جس کا موضوع شعر و فکرِ اقبال ہو، اقبال کی یاد میں کسی اخبار یا رسالے کی خصوصی اشاعت ہو یا ریڈیو یا ٹی وی کا کوئی پروگرام، کسی ادبی حلقے یا علمی مجلس کی کوئی خصوصی نشست، طلبہ کے لیے کسی اقبالیاتی موضوع پر تحریری یا تقریری انعامی مقابلہ، غرض ہر وہ کاوش، جس کا کسی نہ کسی حیثیت سے اقبال سے تعلق ہو، اقبالیات کے ذمرے میں شمار ہوگی۔

اگر صرف اقبالیاتی کتابوں پر ہی نگاہ ڈالیں تو اس میں بھی خاصی رنگارنگی اور تنوع نظر آئے گا، مثلاً: ''کلامِ اقبال کے متداول/ انتخابِ کلام کے اور باقیاتِ کلام کے مجموعے، اقبال کی نظم و نثر کے تراجم، سوانح اور مطالعہ شخصیت پر کتابیں، ملفوظاتِ اقبال کے مجموعے، حوالہ جاتی کتابیں (فرہنگیں، اشاریے، کتابیات)، کلامِ اقبال کی شرحیں، اقبال کے افکار و تصورات اور فن پر تحقیقی و توضیحی اور تنقیدی کتابیں، اقبال پر منظوم کتابیں، متفرق کتابیں (بچوں کے مقابلہ کے لیے نصابی، کوئز، سووینیر وغیرہ)، ادبی و علمی مجلات کے اقبال نمبر، یونیورسٹیوں کے امتحانی تحقیقی مقالے (Dissertations) گویا اقبالیات کا تحریری ذخیرہ بھی کم و بیش دس شاخوں میں پھیلا ہوا ہے۔ ان پچھتر برسوں میں اقبالیات کی دیگر شاخوں میں بھی بہت عمدہ کام ہوئے ہیں۔ کہنا چاہیے کہ یہ سب شاخیں بھی خوب برگ و بار لائی ہیں، لیکن سب سے زیادہ خامہ فرسائی ان کے فکر و فلسفے پر کی گئی ہے جس کے نتیجہ میں ان کے فکر و فلسفے کے اساسی تصورات اور ان کی ہفت رنگ شاعری کے تجزیے اور اس پر نقد و انتقاد پر مبنی کتابوں اور مضامین و مقالات کا ایک عظیم الشان ذخیرہ وجود میں آ چکا ہے۔ یہ لیکچر اقبال اکادمی کے یوٹیوب چینل پر دستیاب ہے:

WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

برصغیر میں کوئی ایک ایسی خانقاہ نہیں جس نے تحریکِ پاکستان میں حصہ نہ لیا ہو: ڈاکٹر طارق شریف زادہ

اقبال اکادمی پاکستان کے زیرِ اہتمام خصوصی آن لائن لیکچر

''علامہ اقبال، قیامِ پاکستان اور علما و مشائخ کا کردار''

اقبال اکادمی پاکستان کے زیرِ اہتمام ۷ اگست ۲۰۲۲ء کو ''علامہ اقبال، قیامِ پاکستان اور علما و مشائخ کا کردار'' کے عنوان سے آن لائن لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان مقرر ڈاکٹر طارق شریف زادہ تھے۔ موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان کا قیام ۱۴ اگست کو ظاہری طور پر نظر آتا ہے لیکن اس کا اولین حوالہ دو قومی نظریہ ہے۔ تحریکِ پاکستان اخلاص سے بھرپور قربانیوں کی داستان ہے۔ لیکن ان کی بنیادوں میں سب سے نمایاں حصہ علما و مشائخ کا ہے اور اس وقت افرادِ قوم کی ذہن سازی کا سب سے مضبوط ذریعہ محراب و منبر تھا۔ تحریکِ پاکستان میں محراب و منبرِ مسجد کا حصہ نمایاں ہے۔ مورخین نے بھی بتایا ہے کہ شاید ہی برصغیر میں کوئی ایک خانقاہ ایسی نہیں جس نے تحریکِ پاکستان میں حصہ نہ لیا ہو۔ علامہ محمد اقبال اور قائداعظم کا علما و مشائخ سے گہرا تعلق تھا۔ دونوں مشاہیر کے خطوط میں اس وقت کے عصری موضوعات، علما و مشائخ کے نام نظر آتے ہیں۔ اسی طرح علما و مشائخ کے عقیدت مندوں، مریدین نے بھی قیامِ پاکستان اور تحریک کے لیے عام سپاہی کا کردار ادا کیا۔ یہ لیکچر اقبال اکادمی کے یوٹیوب چینل پر دستیاب ہے:

WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

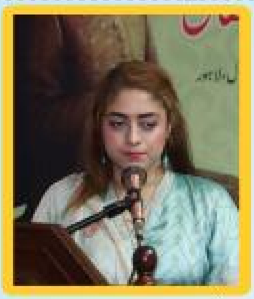

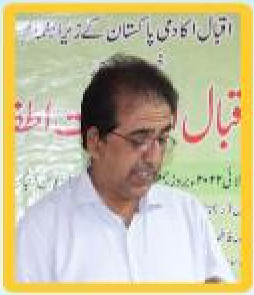

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام خصوصی سیمینار

”علامہ اقبال اور تربیت اطفال“

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ”علامہ اقبال اور تربیت اطفال“ کے عنوان سے ۲۸ رجولائی ۲۰۲۲ء کو سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ سیمینار کی صدارت جسٹس (ر) ناصرہ جاوید اقبال نے کی۔ مہمان مقرر نامور ادیب محمد نوید مرزا، تحریک نفاذ اردو کی رکن محترمہ فاطمہ قمر اور چیئر مین اقبال سٹیپ سوسائٹی میاں ساجد علی تھے۔ سیمینار کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ نعت رسول مقبول ﷺ کی سعادت علی

عمران نے حاصل کی۔ ام لیلیٰ نے کلام اقبال پیش کیا اور نظامت کے فرائض فاطمہ ریحان نے انجام دیئے۔

علامہ کے کلام کے مطابق گفتار کے نہیں کردار کے غازی بنیں: جسٹس (ر) ناصرہ جاوید اقبال

اقبال کی بچوں کے حوالے سے ایک ایک نظم پر مصوری کی جاسکتی ہے: پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے جسٹس (ر) ناصرہ جاوید نے کہا کہ اقبال کے کلام میں سب سے

اہم پیغام خودی کا ہے۔ لہٰذا علامہ کے کلام کے مطابق گفتار کے نہیں کردار کے غازی بنیں۔ اگر آزادی کے راستے پر بچوں کو چلائیں گے تو ترقی یافتہ ممالک کی فہرست میں شامل ہو جائیں گے۔ ہمیں چاہیے کہ علامہ اقبال سے متعلق بچوں کو چھوٹی چھوٹی سبق آموز باتیں سنائیں اور ان کی تربیت کریں۔

محمد نوید مرزا نے کہا کہ علامہ کی نظمیں نہ صرف بچوں کی تربیت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں بلکہ انھیں کسی نہ کسی سبق اور نصیحت آموز بات سے بھی آشنا کرتی ہیں۔ علامہ اقبال نے بچوں کے حوالے سے جو لکھا شاہکار لکھا۔ اقبال نے بچوں کے لیے نصابی کتب بھی تحریر کیں۔ وہ شعر اور نثر دونوں اصناف میں بچوں اور جوانوں کی تربیت کرتے رہے۔

میاں ساجد علی کا کہنا تھا کہ علامہ اقبال کا وہ کام جو بچوں کے لیے ہے اُسے سمجھنا چاہیے اور اقبال کا پیغام یہ تقاضا کرتا ہے کہ اسے عملی طور پر اپنایا بھی جائے۔ محترمہ فاطمہ قمر نے کہا کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں علامہ اقبال جیسے شاعر ملے۔ ایران نے علامہ اقبال کی فکر سے ہی انقلاب برپا کیا۔

علامہ اقبال نے اپنے کلام میں بچوں کے لیے نہایت مفید ذخیرہ رکھا ہے۔ اُن کا اسلوب سادہ اور رواں ہے۔ انھوں نے بچوں کے لیے آسان زبان میں اور مختصر نظمیں کہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کہا بچے فطری طور پر ہمدرد اور حساس ہوتے ہیں۔ بچوں کو رنگ سے متاثر کرتے ہیں، چنانچہ بچوں کی اقبالیاتی کتابوں میں رنگ اور مصوری کے عناصر ہونے چاہئیں۔ اقبال کی بچوں کے حوالے سے ہر ایک نظم پر مصوری کی جاسکتی ہے۔

علامہ محمد اقبالؒ اور قائد اعظم محمد علی جناحؒ کے درمیان ذہنی ہم آہنگی ان کے مابین خطوط سے ظاہر ہوتی ہے: منیب اقبال

پاکستان کے جشن الماسی کے حوالے سے اقبال اکادمی، ڈیپارٹمنٹ آف آرکیالوجی، حکومت پنجاب اور یونیک گروپ آف انسٹی ٹیوشنز کے اشتراک سے جاوید منزل میں ۱۲/اگست ۲۰۲۲ء کو خصوصی سیمینار کا انعقاد کیا۔ سیمینار کی صدارت جناب منیب اقبال (سبط اقبال) نے کی جب کہ مہمانان اعزاز جناب احسان بھٹہ (سیکرٹری ٹورازم)، پروفیسر عبدالمنان خرم (چیئرمین یونیک گروپ) تھے۔ پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان نے کلمات تشکر پیش کیے۔

سیمینار کے شرکا سے خطاب کرتے ہوئے ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر

اقبال سے زیادہ متحرک کوئی شخص نہ تھا۔ انہوں نے ایک بہتر معاشرے کی تشکیل میں عملی حصہ لیا: پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

بصیرہ عنبرین نے کہا کہ آج کے عہد کے بچوں کو یہ بتانا مقصود ہے کہ علامہ محمد اقبال ایک مضبوط اور باعمل شخصیت کے مالک تھے۔ اقبال سے زیادہ متحرک کوئی شخص نہ تھا۔ انہوں نے ایک بہتر معاشرے کی تشکیل میں عملی حصہ ڈالا۔ وہ خطوط نویسی، شاعری، سیاست، وکالت، نصاب سازی اور تدریس میں مصروف رہے، اقبال کی ساری زندگی مرد مومن کی مثال ہے۔ ان کی حیات، شاعری اور کلام میں متنوع خیالات کا اظہار ملتا ہے۔ اقبال نے اپنے کلام میں شاہین کی علامت ہر دور کے نوجوان کے لیے وضع کی ہے۔ ان کی شاعری آج بھی ماحول کو سازگار بنانے میں معاون ثابت ہوسکتی ہے۔

صدر مجلس جناب منیب اقبال نے کہا کہ اقبال اُس دور کے مسلمانوں میں انقلاب اپنے کلام کے ذریعے لائے۔ علامہ نے جو باتیں اپنی شاعری میں کہیں وہی باتیں نثر میں خطبہ الہ آباد میں پیش کیں۔ علامہ محمد اقبال اور قائد اعظم محمد علی جناح کے درمیان ذہنی ہم آہنگی ان کے مابین خطوط سے ظاہر ہوتی ہے۔ قائد اعظم اگر ان باتوں سے اتفاق نہ کرتے تو ان خطوط کو شائع نہ کرتے۔ آج کے دن ہمیں نئی امید، نئی امنگ کے ساتھ آگے دیکھنا ہوگا۔ تحریک آزادی میں علامہ اقبال کا حصہ ایک ذہنی انقلاب برپا کرنا ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ علامہ کے کلام میں شاہین کی علامت میں صنفی امتیاز نہیں ہے۔ یہ تمام نوجوانوں کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ منیب اقبال نے موضوع کی مناسبت سے مفصل اظہار کیا۔

جناب احسان بھٹہ نے کہا کہ ہمیں کسی صورت ناامید نہیں ہونا چاہیے۔ نوجوان نسل کسی بھی معاشرے کے لیے امید کی کرن ثابت ہوتی ہے۔ ہمیں قائد اعظم اور علامہ اقبال کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے نوجوانوں کی صلاحیت کو نکھارنا ہوگا۔

چیئرمین یونیک گروپ پروفیسر عبدالمنان خرم نے کہا کہ حقیقی آزادی وہی ہے کہ ہم اپنے فیصلے خود کریں۔ آج کے دن ہمیں عہد کرنا ہوگا کہ ہم حقیقی معنوں میں آزاد قوم بنیں۔ اس موقع پر سکول کی سطح کے طلبہ و طالبات کے درمیان مقابلہ مصوری کا انعقاد بھی کیا گیا۔ صدر مجلس منیب اقبال اور معزز مہمانان گرامی نے جاوید منزل میں واقع آرٹ گیلری میں طلبہ کے فن پارے دیکھے اور انہیں سراہا۔

جاوید منزل میں خصوصی سیمینار کے موقع پر اقبال اکادمی پاکستان نے مطبوعات اقبال اکادمی کے سٹال کا بھی اہتمام کیا۔ جس میں شرکاء نے خصوصی دلچسپی لی۔

برجر پینٹس پاکستان لمیٹڈ منیجمنٹ ہاؤس کے زیر اہتمام خصوصی تقریب

"پاکستان کی آزادی کے 75 سال"

برجر پینٹس پاکستان لمیٹڈ منیجمنٹ ہاؤس کے زیر اہتمام ۲۰ راگست ۲۰۲۲ء کو جوہر ٹاؤن لاہور میں پاکستان کی آزادی کے پچھتر سال مکمل ہونے پر ایک پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب کی صدارت جسٹس (ر) ناصرہ جاوید اقبال نے کی۔ دیگر مقررین میں اقبال اکادمی پاکستان کی ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، بریگیڈیر (ر) پروفیسر ڈاکٹر وحیدالزماں طارق، میاں ساجد علی اور ایئر کموڈور (ر) خالد چشتی شامل تھے۔ مقررین نے تحریک پاکستان، نظریہ پاکستان، قائداعظم محمد علی جناح کی شخصیت اور افکار اقبال پر روشنی ڈالی اور موجودہ حالات میں اس کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ مقررین نے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے افکار اقبال اور قائداعظم محمد علی جناح کی شخصیت کو سمجھنے پر زور دیا۔ پاکستان کی آزادی کے پچھتر سال مکمل ہونے پر مقررین نے نظریہ پاکستان کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

برجر پینٹس پاکستان لمیٹڈ کے ڈائریکٹر فنانس اینڈ اکاؤنٹس عبدالواحد قریشی نے مقررین اور انتظامیہ میں شیلڈز تقسیم کیں۔ اس تقریب میں برینہ ندیم نے ملی نغمے پیش کیے جبکہ تقریب کی نظامت کے فرائض عتیق احمد نے ادا کیے۔ تقریب پر کتاب میلے کا بھی اہتمام کیا گیا۔

★★★

چیئر مین سینیٹ جناب صادق سنجرانی، سینیٹر افنان اللہ، سینیٹر عرفان صدیقی، سینیٹر دلاور خان، جناب رؤف پار یکھ اور ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین قائمہ کمیٹی برائے قومی ورثہ و ثقافت کے اجلاس کے بعد گروپ فوٹو میں

اقبال اکادمی پاکستان کے زیرِ اہتمام خصوصی آن لائن لیکچر ''اقبال اور فشتے کا تصورِ خودی''

اقبال کے فلسفۂ خودی پر جن مغربی فلاسفہ کے اثرات مرتب ہوئے ان میں سے فشتے سرِفہرست ہے: اعجاز الحق اعجاز

اقبال اکادمی پاکستان کے زیرِ اہتمام ''اقبال اور فشتے کا تصورِ خودی'' کے موضوع پر ۲۷ر جولائی ۲۰۲۲ء کو آن لائن لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان مقرر ڈاکٹر اعجاز الحق اعجاز تھے۔ ڈاکٹر اعجاز الحق اعجاز نے فشتے کا تصورِ خودی پیش کیا جس میں انہوں نے دونوں فلسفیوں کے تصورِ خودی کے مماثل اور متخالف پہلوؤں کا عمدگی سے جائزہ لیا۔ ان کا کہنا تھا کہ فشتے جرمنی کا ایک معروف تصوریت پسند فلسفی تھا۔ اقبال کے فلسفۂ خودی پر جن مغربی فلاسفہ کے اثرات مرتب ہوئے ان میں فشتے بھی شامل ہے۔ مگر یہ اثرات بنیادی نہیں بلکہ ثانوی اور جزوی ہیں۔

اس کے باوجود اقبال اور فشتے کے فلسفۂ خودی میں کچھ مماثلتیں پائی جاتی ہیں۔ تاہم ان کے بہت سے خدوخال اقبال کے اپنے وضع کردہ ہیں اور ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اقبال نے یہ فلسفہ من و عن فشتے سے متاثر ہو کر تشکیل دیا ہے۔

یہ لیکچر اقبال اکادمی کے یوٹیوب چینل پر دستیاب ہے:

WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

علامہ اقبال کے کلام میں عرب شعرا قبل از اسلام کے قصائد کی سی شکوہ ملتی ہے: بریگیڈیئر (ر) وحید الزمان طارق

اقبال اکادمی پاکستان کے زیرِ اہتمام آن لائن لیکچر ''علامہ اقبال اور عرب شعرا قبل از اسلام''

اقبال اکادمی پاکستان کے زیرِ اہتمام ''علامہ اقبال اور عرب شعراء قبل از اسلام'' کے موضوع پر ۲۶ر جولائی ۲۰۲۲ء کو آن لائن لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان مقرر بریگیڈیئر (ر) وحید الزمان طارق تھے۔ پروفیسر وحید الزمان طارق نے کہا کہ قبل از اسلام عرب میں سات سے دس شعرا کا تذکرہ ملتا ہے۔ ان میں سے ایک شاعر لبید ہے جس کی تعریف حضور ﷺ نے خود کی۔ بعد ازاں یہ مسلمان ہوئے اور روایات میں ان کی حضور ﷺ سے ملاقات بھی ملتی ہے۔

علامہ اقبال کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ وہ اُردو اور فارسی شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ عربی کے پروفیسر بھی تھے۔ انہوں نے قدیم عربی کے ادب کا بڑی گہرائی سے مطالعہ کیا ہے۔ علامہ اقبال کے کلام میں عرب شعرا قبل از اسلام کے قصائد کی سی شکوہ ملتی ہے۔ نیز ان کے اردو و فارسی کلام میں قبل از اسلام عرب شعرا کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ یہ لیکچر اقبال اکادمی کے یوٹیوب چینل پر دستیاب ہے:

WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، چیئرمین برازیل اکیڈمی آف لیٹرز جناب مارکو لیوسیشی کی جانب سے سوینئر وصول کرتے ہوئے (بمقام اکادمی ادبیات)

اجلاس۔ مرکز مطالعات اقبالیات (سینٹر آف ایکسیلنس برائے اقبالیات، تصوف اور مسلم فکر) منعقدہ ۱۱ر ستمبر ۲۰۲۲ء ڈائریکٹر اقبال اکادمی چیئرپرسن پروفیسر فتح محمد ملک اور جناب محمد رفیق طاہر

علامہ محمد اقبال کی قدیم رہائش کی مرمت و بحالی

ڈائریکٹر جنرل آرکیالوجی اینڈ میوزیم ڈاکٹر عبدالعظیم اور ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے ۸ ستمبر تقریباً ایک صدی پرانی عمارت کی تزئین و آرائش کے سلسلے میں علامہ محمد اقبال کی قدیم رہائش ۱۱۶ میکلوڈ روڈ لاہور کا دورہ کیا جہاں علامہ اقبال ۱۹۲۲ء تا ۱۹۳۵ء تک مقیم رہے۔ یاد رہے کہ وفاقی حکومت کی جانب سے مذکورہ عمارت کی بحالی کے لیے فنڈ کی منظوری دی جا چکی ہے اور ڈائریکٹر جنرل ڈیپارٹمنٹ آف آرکیالوجی اینڈ میوزیم (ڈوم) اور ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان کا دورہ پراجیکٹ کی پیمائش اور بحالی کے کام کے آغاز کا جائزہ لینے اور اقدامات کے لیے تھا۔ یوں شاعر مشرق سے منسوب اس عظیم رہائش کی بحالی کے کام کا آغاز ہو چکا ہے۔

دعوت برائے تحقیقی مقالات (Call for Papers)

اقبال اکادمی پاکستان بین الاقوامی معیار کے دو تحقیقی رسائل ''Iqbal Review'' انگریزی اور ''اقبالیات'' اردو شائع کرتی ہے۔
اقبال اکادمی پاکستان کے یہ تحقیقی رسائل ۱۹۶۰ء سے شائع ہو رہے ہیں۔
مقالہ نگار خواتین و حضرات ''Iqbal Review'' انگریزی اور ''اقبالیات'' اردو کے لیے علامہ محمد اقبال کی زندگی، شاعری اور فکر و فلسفہ پر تحقیقی مقالات ارسال کر سکتے ہیں۔ یہ مقالات ان علوم و فنون پر بھی لکھے جا سکتے ہیں جو علامہ اقبال کی زندگی، شاعری اور فکر و فلسفہ سے متعلق ہیں۔ مثلاً علوم اسلامیہ، فلسفہ، تاریخ، عمرانیات، مذہب، تقابل ادیان، ادبیات اور آثاریات وغیرہ۔ مقالات ان پتوں پر ارسال کیے جا سکتے ہیں۔

Email: iqbalreview@iap.gov.pk Email: iqbaliyat@iap.gov.pk

انٹر یونیورسٹی کنسورشیم اور اقبال اکادمی میں اشتراکِ کار کی یادداشت

اقبال اکادمی پاکستان فکر اقبال کے فروغ کے لیے مختلف سرگرمیوں کے ذریعے اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ اسی سلسلے میں انٹر یونیورسٹی کنسورشیم برائے فروغ سماجی علوم کے نیشنل کوارڈینیٹر محمد مرتضیٰ نور ۱۳؍ستمبر ۲۰۲۲ء کو اقبال اکادمی پاکستان تشریف لائے۔ محمد مرتضیٰ نور کے ساتھ مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کیے گئے۔ جس کے تحت اقبال اکادمی پاکستان انٹر یونیورسٹی کنسورشیم فار پروموشن آف سوشل سائنسز کے تعاون سے پاکستان بھر کی جامعات میں اقبالیات کی سرگرمیوں کا تفصیلی پروگرام وضع کرے گی۔ ان سرگرمیوں میں علمی و فکری سیمینارز کا انعقاد، علامہ اقبال کی شاعری اور فکر پر مختلف علمی مقابلے اور دیگر اقبالیاتی سرگرمیاں شامل ہیں۔ محمد مرتضیٰ نور نے اس امر کی یقین دہانی کرائی کہ انٹر یونیورسٹی کنسورشیم اقبال اکادمی پاکستان کو اپنے اہداف و مقاصد کے حصول کے لیے مکمل تعاون کرے گا۔ اس طرح نوجوان نسل اور طلبہ و طالبات میں فکر اقبال کے فروغ کے نئے امکانات پیدا ہوں گے۔

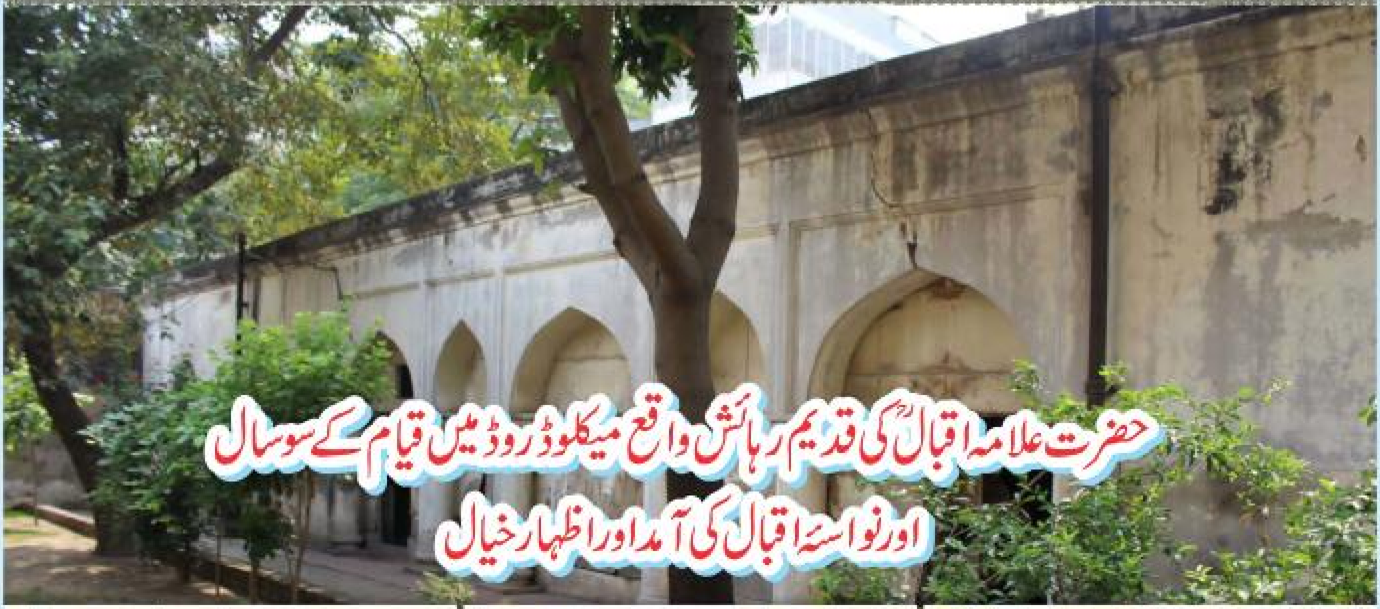

حضرت علامہ اقبالؒ کی قدیم رہائش واقع میکلوڈ روڈ میں قیام کے سو سال اور نواسۂ اقبال کی آمد اور اظہار خیال

اقبال اکادمی پاکستان اور دبستان اقبال کے اشتراک سے شاعر مشرق علامہ محمد اقبال کی قدیم رہائش واقع ۱۱۶۔میکلوڈ روڈ، لاہور میں ۱۸ ستمبر ۲۰۲۲ء کو ایک نشست کا اہتمام کیا گیا۔اس نشست کا مقصد حضرت علامہ کی اس رہائش میں قیام کے سو سال مکمل ہونے پر ان کے یہاں زمانہ قیام (۱۹۲۲-۱۹۳۵ء) کی یادیں تازہ کرنا تھا۔علامہ اقبال نے آج سے ٹھیک سو سال پہلے ۱۸ ستمبر ۱۹۲۲ء کو یہاں رہائش اختیار کی۔اس نشست کی صدارت نواسۂ اقبال میاں اقبال صلاح الدین صاحب نے کی اور اپنی موجودگی سے اسے یادگار بنایا۔اس مختصر نشست کا اہتمام ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے کیا۔نشست میں کلیدی گفت گو نوجوان اقبال اسکالر حسن رضا اقبالی نے کی اور علامہ اقبال کے اس رہائش میں قیام کی ایک صدی مکمل ہونے پر تاریخی پس منظر اور حیات اقبال پر مبنی واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے مدلل انداز میں نکات پیش کیے۔نشست کے شرکا نے رہائش کا دورہ کیا اور ڈائریکٹر اقبال اکادمی نے ہر حصے کے تاریخی پس منظر سے انھیں آگاہ کیا۔اس موقع پر رہائش کے احاطے میں نواسۂ اقبال نے پھل دار پودا بھی لگایا۔نشست کے شرکا میں صدر مجلس جناب میاں اقبال صلاح الدین اور ڈائریکٹر اقبال اکادمی کے ہمراہ ارشاد المجیب ایڈمن آفیسر، ظہیر احمد انچارج مرکز فروخت، نگران رہائش زمان خان، اقبال اسکالرز جناب حسن رضا اقبالی، محترمہ نرید فاطمہ، جناب محمد عثمان اور دبستان اقبال سے منسلک نوجوان اسکالر شامل تھے۔واضح رہے کہ علامہ اقبال کی اس قدیم رہائش کی تزئین و تعمیر کا منصوبہ فیڈرل آرکیالوجی ڈیپارٹمنٹ اسلام آباد (DOAM) کے تحت شروع ہو چکا ہے اور اس ضمن میں ڈائریکٹر جنرل انجینئر عبد العظیم یہاں کا دورہ کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر روبینہ یاسمین-مبارک باد

ڈاکٹر روبینہ یاسمین نے اسلامیہ کالج پشاور سے "اصطلاحات اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ" کے عنوان سے اپنا مقالہ مکمل کر لیا۔روبینہ یاسمین کے مقالے کے نگران ڈاکٹر اظہار اللہ اظہار تھے۔ڈاکٹر روبینہ یاسمین خیبر پختونخواہ کی نمائندگی کرتے ہوئے اقبال اکادمی پاکستان کی جانب سے مختلف اقبالیاتی کانفرنسز، سیمینارز میں شرکت کر چکی ہیں۔ ادارہ انھیں مبارک باد پیش کرتا ہے۔

محترمہ فارینہ مظہر صاحبہ کی بطور سیکرٹری قومی ورثہ وثقافت تعیناتی

سینٹرل سپیریئر سروس کی گریڈ ۲۲ کی افسر محترمہ فارینہ مظہر نے ۶ ستمبر ۲۰۲۲ء کو بطور سیکرٹری قومی ورثہ و ثقافت تعینات کر دیا گیا ہے۔ مسز فارینہ مظہر فیڈرل بورڈ آف ریونیو، وزارت تجارت، پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی، اور بورڈ آف انویسٹمنٹ سمیت مختلف اداروں میں کام کرنے کا تیس سال سے زاید تجربہ رکھتی ہیں۔ دیگر امتیازی حیثیت کے ساتھ ساتھ اپنے کیریئر کے دوران محترمہ فارینہ مظہر پاکستان اور بیرون ملک متعدد اعلیٰ سطح کے تربیتی کورسز اور ورکشاپس میں حصہ لے چکی ہیں اور مختلف ممالک کے ساتھ پاکستان کے آزادانہ تجارت کے معاہدوں (ایف ٹی اے) پر بات چیت کا کافی تجربہ بھی رکھتی ہے۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے سیکرٹری قومی ورثہ وثقافت ڈویژن کی تقرری کا خیر مقدم کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ ایک فعال اور تجربہ کار افسر کی بطور سیکریٹری تقرری ڈویژن کے اداروں کی کارکردگی کو مثالی بنائے گی۔

وفاقی سیکرٹری قومی ورثہ وثقافت ڈویژن محترمہ فارینہ مظہر سے ملاقات میں ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے وفاقی سیکرٹری کو ان کی تعیناتی پر مبارکباد دی اور اقبال اکادمی پاکستان کا خبرنامہ "اقبالنامہ" پیش کیا

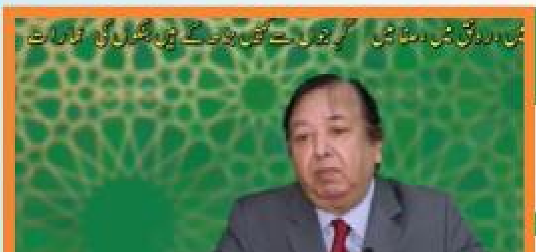

خصوصی آن لائن لیکچر

"علامہ اقبال اور تصور صارفیت" ڈاکٹر سعادت سعید

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام "علامہ اقبال اور تصورِ صارفیت" کے موضوع پر ۲۶ ستمبر ۲۰۲۲ء کو خصوصی آن لائن لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان مقرر ڈاکٹر سعادت سعید تھے۔ ڈاکٹر سعادت سعید نے کہا کہ آج مسلمانوں کے لیے پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہے کہ وہ مغرب اور ان کے حلیفوں کے تاجرانہ اور صارفانہ چنگل سے باہر نکلیں اور خود انحصاری اور قناعت کے راستے پر چل کر اپنی دولت اور تہذیب کو برباد ہونے سے بچائیں۔ اپنی تجارتی پالیسیوں پر نظر ثانی کرتے ہوئے مسلم علاقوں پر مشتمل عالمی مسلم مارکیٹ کے قیام کے لیے کوشاں ہوں۔ ان کا کہنا تھا کہ تہذیب کا شیوہ آدم گری ہے اور آدم گری کا شیوہ سوداگری ہے۔ یہ بینک جو یہود کی چالاک فطر کا شیوہ ہیں وہ انسان کے سینے سے نورِ حق چھین لے گئے ہیں۔ جب تک یہ نظام تہ و بالا نہیں ہوتا دانش تہذیب خام مال ہے۔

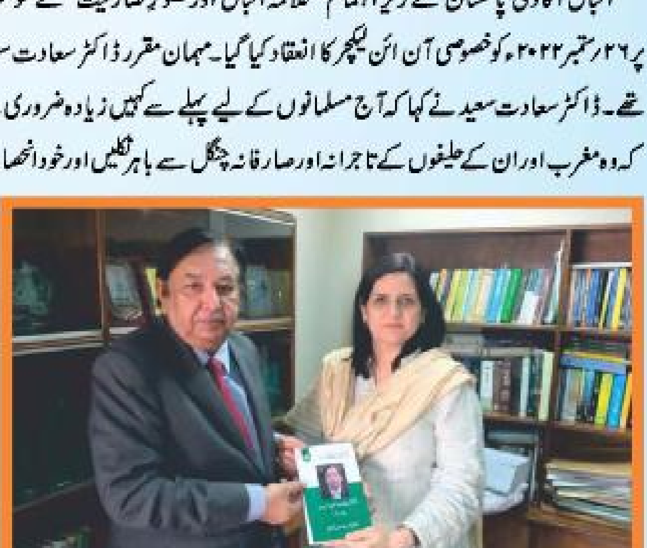

یہ لیکچر اقبال اکادمی کے یوٹیوب چینل پر دستیاب ہے:

WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

انڈونیشیا میں فروغ اقبالیات کی کاوش - اقبال اکادمی کا عطیہ کتب

جامعہ الازہر، جکارتہ میں ''سر علامہ محمد اقبال روم اور پاکستان کارنر'' ستمبر ۲۰۲۱ء میں سفارت خانہ پاکستان، جکارتہ کے تعاون سے قائم کیا گیا تھا

انڈونیشیا میں پاکستان کے سفیر کی جامعہ الازہر جکارتہ کے ریکٹر سے ۱۸ر جولائی ۲۰۲۲ء میں ملاقات ہوئی۔ اس موقع پر ''اطاق اقبال'' (Allama Iqbal Room) روم کے لیے اقبال اکادمی پاکستان کی جانب سے عطیہ کردہ کتابیں پیش کی گئیں۔ انڈونیشیا، تیمور لیسٹے اور آسیان میں پاکستان کے سفیر جناب محمد حسن بلتی صاحب نے ۱۸ جولائی ۲۰۲۲ء کو جامعہ الازہر جکارتہ کے ریکٹر سے ملاقات کی اور اس یونیورسٹی کے سر علامہ محمد اقبال روم کے لیے اقبال اکادمی پاکستان کی جانب سے عطیہ کردہ ۹۲ کتابیں پیش کیں۔

جامعہ الازہر، جکارتہ میں ''سر علامہ محمد اقبال روم اور پاکستان کارنر'' ستمبر ۲۰۲۱ء میں سفارت خانہ پاکستان، جکارتہ کے تعاون سے قائم کیا گیا تھا۔ جامعہ الازہر میں ان دو تعلیمی مراکز کا افتتاح سابق چیف جسٹس آف پاکستان نے کیا۔ جسٹس گلزار احمد اور سپریم کورٹ کے سینئر جج صاحبان جسٹس اعجاز الحسن، اس دوران او آئی سی کے رکن ممالک اور سپریم کورٹس کی دوسری آئینی اور جوڈیشل کانفرنس میں شرکت کے لیے انڈونیشیا میں تھے۔

پاکستان کے سفیر محمد حسن کا استقبال جامعہ الازہر کے ریکٹر پروفیسر ڈاکٹر ار۔ آسپ سیف الدین، وائس ریکٹرز نے اپنے دفتر میں کیا۔ ملاقات کے دوران جامعہ الازہر کے ریکٹر نے کتابوں کے عطیے پر سفیر کا شکریہ ادا کیا انہوں نے مزید بتایا کہ ۸۷ کتابوں میں سے ۲۶ کتابیں اقبال اکادمی پاکستان نے سر علامہ محمد اقبال روم کو عطیہ کی ہیں اور اقبال اکادمی پاکستان کی طرف سے اس خواہش کا اظہار بھی کیا گیا ہے کہ یہ ادارہ اس ضمن میں مستقبل میں کی جانے والی اقبالیاتی سرگرمیوں میں فعال کردار ادا کرے گا تاکہ فکرِ اقبال کی بین الاقوامی سطح پر ترویج و ترسیل کا فریضہ احسن طریقے سے انجام پاسکے۔

اس کے بعد محترم سفیر نے لائبریری میں پاکستان کارنر اور سر علامہ محمد اقبال روم کا دورہ کیا۔ انہوں نے یونیورسٹی کے طلبہ کے زیر اہتمام ہارویسٹ حلال نیوٹریشن فیسٹیول میں بھی شرکت کی اور طلبہ کی کاوشوں کو سراہا۔

پاکستان بک فیئر زیر اہتمام مجلس ترقی ادب

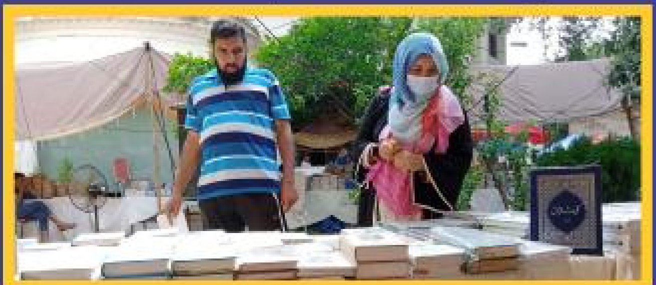

مجلس ترقی ادب کے زیر اہتمام ''پاکستان بک فیئر'' ۱۱ سے ۱۴ر اگست ۲۰۲۲ء تک چار روزہ بک فیئر کا مجلس ترقی ادب ۲ کلب روڈ، لاہور میں انعقاد کیا گیا۔ پاکستان بک فیئر کا انعقاد محترمہ فرخ جبین صاحبہ ایڈیشنل سیکرٹری وزارت اطلاعات و ثقافت نے کیا۔ چار روزہ بک فیئر میں ملک بھر سے نامور پبلشرز نے سٹال لگائے۔ اقبال اکادمی پاکستان نے بھی کتاب میلے میں شمولیت کی۔ اقبالیات سے شغف رکھنے والے اہل علم و دانش، اساتذہ، محققین، طلبا اور محبان اقبال نے اقبال اکادمی پاکستان کی مطبوعات میں دلچسپی کا اظہار کیا۔

خصوصی پیغامات بعنوان ''افکار اقبال''

پاکستان کے جشن الماسی یعنی پچھترویں یوم آزادی کے موقع پر اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام خصوصی پیغامات بعنوان "افکار اقبال" کا سلسلہ شروع کیا گیا، جس کے تحت خانوادہ اقبال اور ملک کے ممتاز ادیب، دانشور، محقق، معلم، ماہر اقبالیات، اساتذہ کے لیکچرز میں سے منتخب حصے نشر کیے گے۔ مختصر پیغامات اور تفصیلی لیکچر اقبال اکادمی کے یوٹیوب چینل پر دیکھے جا سکتے ہیں:

WWW.YOUTUBE.COM/IQBALACADEMY

امام حسینؓ نوجوانوں کے لیے عمل پسندی کا استعارہ ہیں جسے اقبال نے بطور ایک علامتی کردار پیش کرنے کی کوشش کی ہے: پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام خصوصی ویبینار "کلامِ اقبال میں ذکر حسینؓ"

اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام ۶/اگست ۲۰۲۲ء کو "کلامِ اقبال میں ذکر حسینؓ" کے موضوع سے خصوصی ویبینار کا انعقاد کیا گیا۔ ویبینار کی صدارت جناب افتخار عارف، مہمان خصوصی ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر سید تقی عابدی (کینیڈا) تھے۔ ویبینار میں ڈاکٹر عارف محمود کسانہ (سویڈن)، جناب رانا اعجاز حسین (کویت)، ڈاکٹر علی کمیل قزلباش، ڈاکٹر بابر نسیم آسی، جناب اعجاز لون، جناب حسن رضا اقبالی اور محترمہ نرید فاطمہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ویبینار کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ نقابت ہارون اکرم گل نے کی۔

جناب حسن رضا اقبالی نے تحت اللفظ میں کلام اقبال پیش کیا۔

ڈائریکٹر اقبال اکادمی پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے تمام مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ علامہ اقبال کا یہ خاص انداز ہے کہ وہ چنیدہ و برگزیدہ شخصیات کو اپنے کلام میں حرکت کے استعارے کے طور پر لاتے ہیں۔ مزید براں اگر وہ تکرار کے ساتھ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں یا استدلال زیادہ گہرا کرنا چاہتے ہیں تو وہ اسے علامت کے طور پر برت لیتے ہیں۔ امام حسینؓ اقبال کے کلام میں علامتی نظام میں اہم علامت ہے جو حق گوئی و بے باکی کے ساتھ عبارت ہے۔

صدر مجلس جناب افتخار عارف نے کہا کہ اقبال سب سے منفرد شاعر ہیں۔ فکر حسینی کے حوالے سے کوئی دوسرا شاعر ایسا نہیں ہے جو اقبال کے پہلو بہ پہلو دیکھا جا سکے۔ اقبال کی تمام شاعری میں سیدنا امام حسینؓ کا تذکرہ بطور رول ماڈل کے ملتا ہے۔ حسینؓ ایک استعارہ ہیں دعوت کا، عزیمت کا، امن کا، ایثار و قربانی کا۔ اس عظیم الشان قربانی کا تذکرہ اقبال کا بنیادی موضوع ہے۔ مزید براں ان کا کہنا تھا کہ ہم اقبال کا ذکر کرتے ہیں مگر ان کی فکر سے گریزاں ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے کہا کہ کلام اقبال میں حضرت امام حسینؓ استعارہ ہیں باطل کے خلاف جدوجہد کا، اقبال کی شاعری بھی اس باطل کے خلاف مزاحمت کی دعوت دیتی ہے۔ ۵۷ سے زاید مسلم ممالک ہیں اور آج جو مسلمانوں کی حالت ہے اس پر تمام مسلم ممالک سو رہے ہیں۔ حضرت علامہ اس دور میں ہوتے تو انھیں یہ صورت حال دیکھنے کو ملتی کہ کہ ملت خوابیدہ اب بھی بیدار نہیں۔

ڈاکٹر سید تقی عابدی نے کہا کہ حضرت امام حسینؓ کی حیات طیبہ انسانی زندگی کی معراج ہے۔ کلام اقبال کا نچوڑ انسان اور انسانیت ہے۔ ہم نے اقبال کے پورے کلام کو نظر انداز کیا۔ ہم باطل کی قوتوں سے اثر انداز ہو جاتے ہیں جب کہ ہمیں نبرد آزما ہونا چاہیے۔

> فکر حسینی کے حوالے سے کوئی دوسرا شاعر ایسا نہیں ہے جو اقبال کے پہلو بہ پہلو دیکھا جا سکے: جناب افتخار عارف

> اقبال کی شاعری بھی باطل کے خلاف مزاحمت کی دعوت دیتی ہے: پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی

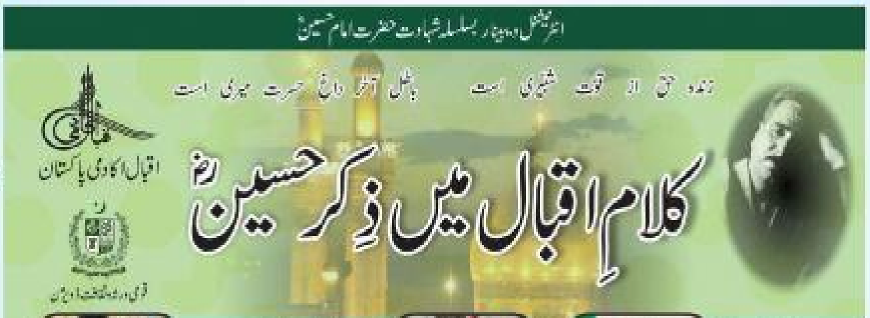

> حضرت امام حسینؓ کی حیات طیبہ انسانی زندگی کی معراج ہے: ڈاکٹر سید تقی عابدی

> اقبال اکادمی پاکستان کے زیر اہتمام خصوصی ویبینار "کلامِ اقبال میں ذکر حسینؓ"

ڈاکٹر علی کمیل قزلباش نے کہا کہ اقبال کے کلام کا سارا فلسفہ عشق ہے۔ عشق کے تمام حوالوں کا امام حضرت حسینؓ ہے۔

رانا اعجاز حسین نے کہا کہ فکر اقبال میں ذکر حسین داعیان حق کے لیے ایک منارۂ نور ہے جو ذہیان شہر کو محراب و منبر اور خانقاہی جکڑ بندیوں سے نکال کر نہ صرف ان کی شیرازہ بندی کرتا ہے بلکہ حریت فکر، استقامت دین، ایثار و قربانی میں بھی دین حق کی پاسبانی کی تعلیم دیتا ہے۔

جناب عارف محمود کسانہ نے کہا کہ قرآن کے پیغام کو سامنے رکھتے ہوئے علامہ اقبال نے حضرت امام حسینؓ کو اپنے کلام میں خراج تحسین پیش کیا۔ اُردو و فارسی کے شعر نے حضرت امام عالی مقام پر جو لکھا وہ سب سے جدا ہے۔

ڈاکٹر بابر نسیم آسی نے کہا کہ حضرت امام حسینؓ کے واقعہ کربلا میں عمل کو دیکھ کر طے کیا گیا کہ حریت کیا ہے۔ اعجاز احمد لون نے کہا کہ علامہ اقبال کو حضرت امام حسینؓ سے والہانہ عقیدت تھی۔ محترمہ نرید فاطمہ کا کہنا تھا کہ امت مسلمہ کے نوجوانوں تک اقبال کا پیغام پہنچانا چاہیے۔

اقبال اکادمی پاکستان کے علمی تعاون سے بنگلہ دیش میں کلام اقبال بنگلہ زبان میں ترجمے کے ساتھ شائع

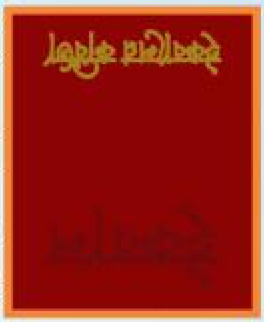

اقبال اکادمی پاکستان کے تعاون سے بنگلہ دیش میں کلام اقبال کے منتخب حصوں کو بنگلہ زبان میں ترجمے کے ساتھ اس برس ۲۰۲۲ء میں شائع کیا گیا ہے۔ کتاب میں ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین کے ساتھ ساتھ معروف اقبال شناسوں کے مضامین شامل ہیں۔

علاوہ ازیں حیات اقبال پر اردو میں اقبال اکادمی کا مرتبہ مضمون مع بنگلہ تراجم شامل کیا گیا ہے۔ مصور اقبال جناب اسلم کمال کی تخلیق کردہ علامہ اقبال کی متعدد دیدہ زیب تصاویر بھی شامل کتاب ہیں جن پر اشعار اقبال مع بنگلہ تراجم درج ہیں۔ کتاب کا سرورق بھی مصور اقبال جناب اسلم کمال کا بنایا ہوا ہے۔ ڈائریکٹر اقبال اکادمی پاکستان پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے وزارت خارجہ پاکستان اور پاکستانی ہائی کمیشن بنگلہ دیش سے جناب عمران صدیقی صاحب کو فکر اقبال کے فروغ کے لیے قابل تحسین منصوبہ کی تکمیل پر مبارک باد پیش کی اور کہا کہ علامہ اقبال کی فکریات پر مبنی یہ کتاب پاکستان اور بنگلہ دیش کے لیے اہم علمی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔

جدید تحریکات اور اقبال
(ڈاکٹر خالد اقبال یاسر)

ڈاکٹر خالد اقبال یاسر کی تصنیف ''جدید تحریکات اور اقبال'' میں تحریکات سے مراد وہ تحریکیں ہیں جنہوں نے اقبال سے ذرا پہلے یا اقبال کے زمانے میں نشوونما پائی اور جنہیں اقبال نے متاثر کیا یا اقبال جن سے متاثر ہوئے۔ یہ کتاب گیارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ ان ابواب میں ادبی تحریک کو سیاسی سماجی تحریکوں سے علیحدہ طور پر دیکھنے اور مختصر طور پر اس کی تعریف، حدود اور خصوصیات متعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ اعتقادات، فلسفیانہ نکات، سیاسی اتار چڑھاؤ، معاشرتی عوامل اور علوم ادبی تحریک پر کیونکر اثر انداز ہوتے ہیں۔ نیز یہ کہ ادبی تحریک میں کسی عہد کا باطنی مزاج اور ظاہری سمتیں کیسے منعکس ہوتی ہیں۔ تحریکات کے پس منظر میں کارفرما محرکات اور شخصیتوں کے حوالے سے بھی ادبی تحریکوں کی افزائش اور فروغ پر بھی اجمالی طور پر بحث کی گئی ہے۔ اقبال نے اپنے زمانے کی سماجی سیاسی اور مذہبی تحریکوں کو اپنی لامتناہی تخلیقی فعالیت کے بل پر ادبی تحریکیں بنادیا اور ان کے امتزاج سے ایک نئی تحریک کی داغ بیل ڈالی۔ انہوں نے کسی مغربی یا مشرقی فلسفے کو بعینہ قبول نہیں کیا بلکہ اپنی حد درجہ تجزیاتی صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے ان کے امتزاج اور اپنے فن کی بنیادیں استوار کیں۔ انھی زاویوں سے اقبال کی شاعری کا متعلقہ ابواب میں جائزہ لیا گیا ہے۔

ادبی تحریک کے مفہوم و مراد، ادبی تحریکوں اور شخصیات اور ادبی تحریک کے نصب العین، تعریف اور اثرات کا ذکر کرتے ہوئے مصنف نے اقبال کی شاعری کے علمی و ادبی پس منظر کے تحت برصغیر کی علمی و ادبی تحریکوں کا تعارف کرایا ہے۔ جس میں مذاہب کے زیر اثر پروان چڑھنے والی ہندو اور اسلامی تحریکوں کا تاریخی پس منظر بیان کیا گیا ہے اور پھر اقبال کے نسلی و آبائی، میلانات پر بات کی گئی ہے۔ جدیدیت کیا ہے اور اس کا پس منظر اور ارتقا کیسے ہوا؟ علامہ اقبال کا جدیدیت کے حوالے سے کیا نقطۂ نظر رہا۔ یہ بھی کتاب کا اہم حصہ ہے۔ فطرت پسندی اور حقیقت نگاری کی تعریفات واضح کرکے اقبال کی حقیقت نگاری کو اقبال کی نثر و نظم کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ وجودیت اور اشتراکیت کے موضوعات بھی کتاب کا حصہ ہیں۔ علامت نگاری کے مفہوم کے ساتھ اقبال کی علامت نگاری کو کلام اقبال کی روشنی میں بیان کرتے ہیں۔ اقبال کی شاعری کا فکری و فنی جائزہ'' کے عنوان سے اقبال کی غزل اور طویل نظموں کا تجزیاتی مطالعہ میں فکر اقبال کے دقائق و حقائق کو اجاگر کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ مذکورہ تحریکوں کے تذکرے اور علامہ اقبال ان کے ساتھ فکری و علمی تعلق کی بنیادوں کو واضح کرنے کے بعد خود علامہ اقبال کے ادبی تحریک پر اثرات کا جامع تذکرہ ہے۔ اس حصے میں اقبال کے فن کی خصوصیات، اسالیب اور موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ (صفحات: ۵۲۰ قیمت: ۱۳۲۰/ روپے)

فکر اقبال کی سرگذشت
(ڈاکٹر عبدالحق)

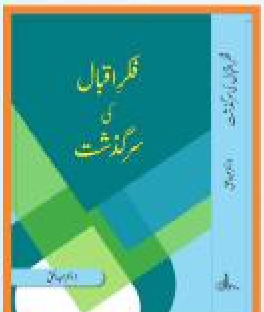

فکر اقبال کی سرگذشت کے مصنف ڈاکٹر عبدالحق اُردو ادب اور اقبالیات میں ایک معروف نام ہیں۔ زیر نظر کتاب میں انہوں نے فکر اقبال کو کلام اقبال کی روشنی میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے اور اس کام کو وہ تفکیری امتیازات، مآخذ و محرکات، نعت، دور استفہام، عرفان نفس اور متعلقات، قومی اور آفاقی تصورات اور معیشت و معاشرت کے عنوان قائم کرکے واضح کرتے ہیں۔ مصنف کا انداز بیان پر شکوہ اور ادبی وفور سطر سطر میں جھلکتا دکھائی دیتا ہے۔ وہ فکر اقبال کی سرگذشت کو قابل مطالعہ بنانے کا ہنر آزماتے ہیں اور کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔

اس کتاب میں انتقادی مباحث سے تعارض اور تائید دونوں کو انصاف کے ترازو پر آزمایا گیا ہے۔ مصنف نے علامہ محمد اقبال کے کلام کی مدد سے ایک واضح اور پروقار تصویر پیش کی ہے۔ کلام اقبال کے ابتدائی متون پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔ مصنف فکر اقبال کے شارحین و ناقدین کے خیالات کو معیار پر پرکھتے ہیں اور ان کے انتقادی زاویہ نظر کی غلطی کو نہایت شائستگی اور ادبی اسلوب میں پیش کرتے ہیں۔ کتاب کے نئے مباحث کی تحقیق کا زیادہ تر انحصار 'کلیات اقبال' مرتبہ مولوی عبدالرزاق حیدرآبادی اور 'کلیات باقیات شعر اقبال' مرتبہ ڈاکٹر صابر کلوروی کی تحقیقات پر ہے۔ مجموعی طور پر کتاب کا مطالعہ قاری کو ادبی سحر کی گرفت میں لے لیتا ہے اور قاری تحریر کو مکمل پڑھے بغیر چھوڑ نہیں سکتا۔ کتاب بہت عمدہ کاغذ پر نہایت اہتمام سے طبع ہوئی ہے۔

(صفحات: ۳۰۲ — قیمت (مجلد): ۔/۶۸۰)

کلام اقبال میں مابعد الطبیعیاتی اور صوفیانہ عناصر
ڈاکٹر عروبہ مسرور صدیقی

یونانی مابعد الطبیعیاتی کی روایت بیان کرتے ہوئے اس کا آغاز ابتدائے آفرینش سے بتایا گیا ہے۔ ما بعد الطبیعاتی کے تحت ارسطو کے خیالات کو اختصار سے بیان کیا گیا ہے۔ اس باب کے دوسرے حصے میں اسلامی مابعد الطبیعیاتی میں الکندی، الفارابی، ابن سینا، الغزالی، ابن ماجہ، ابن طفیل، ابن عربی، ابن مسکویہ کے خیالات کا تذکرہ ہے۔ تیسرے حصہ باب میں مابعد الطبیعیاتی کی مغربی روایت کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس حصے میں جان لاک، جارج برکلے، ڈیوڈ ہیوم، ایمانوئیل کانٹ، جان فشٹے، شیلنگ، جارج ہیگل، شوپن ہاور، فریڈرک ولیم نطشے اور ہنری برگساں کا تعارف کرایا گیا ہے۔

دوسرے باب میں تصوف کی روایت، تصورات اور اہم موضوعات کو بیان کرتے ہوئے خلفائے راشدین اور کبار تابعین سے لے کر معروف مسلم صوفیا کا تعارف شامل ہے۔ باب کا دوسرا حصہ تصوف کی مخصوص اصطلاحات کی تعریفات اور موضوعات کا احاطہ کرتا ہے۔

تیسرا باب اقبال کی شخصیت پر تصوف اور مابعد الطبیعیاتی کے اثرات سے بحث کرتا ہے۔ اس کے بعد اگلے تین ابواب میں علامہ محمد اقبال کے الٰہیات سے متعلق تصورت اور مابعد الطبیعاتی عناصر کو اقبال کی نثر و نظم سے تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان ابواب میں اقبال کے افکار میں مذکورہ موضوعات پر نقد اور توصیف دونوں کا اظہار ملتا ہے۔ یہ کتاب مصنف کا پی ایچ۔ڈی مقالہ ہے جس پر ۲۰۱۶ء میں ڈاکٹریٹ کی سند عطا ہوئی۔ مقالے کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

صفحات: ۲۰۷ — قیمت: ۔/۱۸۸۰ روپے

افغانستان میں اقبال شناسی کی روایت
(ڈاکٹر عبدالروف رفیق)

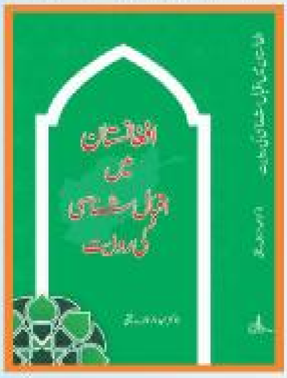

یہ کتاب مصنف کا پی ایچ ڈی مقالہ ہے۔ مشتملات حسب ذیل ہیں: باب اول: اقبال کی افغان دوستی، باب دوم: افغانوں کی اقبال دوستی، باب سوم: افغانستان میں اقبال شناسی کی روایت کا آغاز، باب چہارم: افغانستان میں اقبال شناسی کا ارتقا، باب پنجم: افغانستان کے پشتون اقبال شناس، باب ششم: افغانستان کے فارسی نو اقبال شناسی، باب ہفتم: افغانستان میں مقالات اقبال کے مشمولات۔

مصنف نے علامہ اقبال اور افغانستان کے تعلق سے جو مواد افغان ادب میں موجود تھا اس کو بہت تفصیل سے پیش کیا ہے۔ فارسی، پشتو، عربی اور اُردو زبان میں اس موضوع پر جس قدر کام تھا اُسے تحقیقی بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں افغانستان کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے اور پھر کلام اقبال میں مشاہیر افاغنہ کا تذکرہ ہے جس میں دس شخصیات کا ذکر ہے۔ ساتھ ہی معاصر افغانی شخصیات کے تذکرے میں تین افغانی شخصیات کا ذکر ہے جن کا تعلق حکومت سے رہا ہے۔ اقبال کی افغانوں سے وابستہ توقعات کے تحت افکار اقبال سے استفادہ ہے۔

دوسرے باب میں اقبال سے افغانوں کے مراسم اور علامہ اقبال کا سفر افغانستان کی تفصیلات درج ہیں۔ تیسرے باب میں افغانستان میں اقبال شناسی کی روایت کے آغاز پر مواد ہے۔ جس میں مختلف تقاریب اور اقبالیاتی کتب کا مختصر جائزہ ہے۔ اسی طرح چوتھے باب میں اقبال شناسی کے ارتقا پر بحث کی گئی ہے۔ پانچواں باب پشتون اقبال شناسوں کی اقبالیاتی خدمات کا احاطہ کرتا ہے جس میں سترہ شخصیات کے کام پر بحث کی گئی ہے۔ چھٹے باب میں فارسی گو افغان اقبال شناسوں کی خدمات پیش کی گئی ہیں۔ ساتویں باب میں اقبالیاتی مقالات کے مشمولات کی تفصیل دی گئی ہے۔ جس میں عربی، فارسی اور پشتو مقالات شامل ہیں۔ اس کتاب میں افغانستان میں اقبالیاتی ادب اور افغانوں کی اقبال دوستی کی تاریخی دستاویزات کو محفوظ کر دیا گیا ہے۔

صفحات: ۵۹۱ قیمت: ۔/۱۵۸۰ روپے

اقبال اکادمی پاکستان کے سالانہ / تاحیات ممبر بنیں۔
برائے رابطہ: اسد حنیف
(042) 99203573

بزم فکر اقبال پاکستان کے زیر اہتمام تعزیتی ریفرنس بیاد ڈاکٹر ارشاد شاکر اعوان۔ اقبال اکادمی کی شرکت

ڈاکٹر قمر اقبال (صدر بزم فکر اقبال پاکستان فورم) کے زیر اہتمام ۱۰ر اگست بیاد ڈاکٹر ارشاد شاکر اعوان تعزیتی ریفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اقبال اکادمی پاکستان کی طرف سے ڈاکٹر طاہر حمید تنولی (شعبہ ادبیات) نے شرکت کی۔ تعزیتی ریفرنس کی صدارت ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی (لاہور) نے کی جب کہ شرکا میں ڈاکٹر عبدالروف رفیقی (کوئٹہ) ڈاکٹر خضر یاسین (لاہور) ڈاکٹر محمود علی انجم (لاہور) ڈاکٹر اعجاز الحق اعجاز (لاہور) ڈاکٹر عامر اقبال (سیالکوٹ) ڈاکٹر نذر عابد (ہزارہ یونیورسٹی) ڈاکٹر محمد الطاف یوسف زئی (صدر شعبہ اردو ہزارہ یونیورسٹی) اختر نعیم، پروفیسر بشیر احمد سوز (ایبٹ آباد) ڈاکٹر عادل سعید قریشی (ایبٹ آباد) ڈاکٹر عامر سہیل (ایبٹ آباد) جناب قمر زمان (ایبٹ آباد) جناب وحید قریشی (ایبٹ آباد) طالب ہاشمی (جہلم) جناب محمد عرفان (گجرات) اور ڈاکٹر قمر اقبال (صدر بزم فکر اقبال پاکستان) نے مرحوم کی زندگی، ان کی تصانیف، اعلیٰ کارگردگی اور ان سے منسلک یادوں کو تازہ کیا۔

تعزیتی ریفرنس: ''بیاد سید نعمان وحید بخاری''

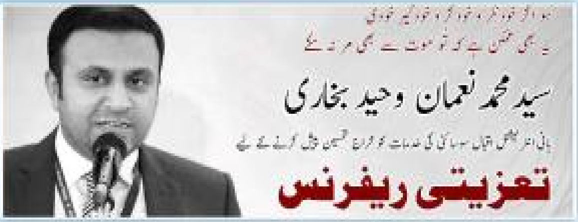

عالمی مجلس اقبال کے زیر اہتمام ۲۳ر جولائی ۲۰۲۲ء کو ''بیاد سید نعمان وحید بخاری'' کے عنوان سے الحمرا ہال میں تعزیتی ریفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ پروفیسر ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کم لوگ ہی ایسے ہوتے ہیں جو اپنی شخصیت کا تاثر دیر تک رکھتے ہیں۔ نعمان بخاری مرحوم کا شمار بھی ایسے لوگوں میں ہوتا ہے۔ نعمان وحید بخاری کے والدین کو سلام پیش کرنا چاہیے کہ ان کی اچھی تربیت کی اور انہوں نے چراغ سے چراغ جلائے۔ تعزیتی ریفرنس میں قاسم علی شاہ (سربراہ قاسم علی فاؤنڈیشن)، پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی (ڈین اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی، لاہور)، پروفیسر ڈاکٹر شعیب احمد (شعبہ فارسی اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی، لاہور)، ڈاکٹر طاہر حمید تنولی (شعبہ ادبیات، اقبال اکادمی پاکستان) پروفیسر ڈاکٹر رفاقت علی اکبر (پنجاب یونیورسٹی)، ڈاکٹر انجم طاہرہ (لاہور کالج برائے خواتین، یونیورسٹی) نے بانی عالمی مجلس اقبال سید نعمان وحید بخاری کے زندگی سے منسلک واقعات پر بات کی۔ تقریب میں نعمان بخاری مرحوم کے والد گرامی، ان کے بھائی اور دیگر اعزہ و اقارب نے شرکت کی۔

نعمان بخاری

انٹرنیشنل اقبال سوسائٹی (کینیڈا) کے بانی نعمان وحید بخاری ۲۲ر جولائی ۲۰۲۲ء کو ۴۲ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ ۲۰۰۹ء میں ڈاکٹر اقبال سوسائٹی آف نارتھ امریکہ قائم کی گئی جس کا مقصد فکر و فلسفہ اقبال کو دنیا کے ہر گوشے تک پہنچانا تھا۔ نعمان بخاری نے اپنی زندگی اسی مقصد کے حصول کے لیے وقف کر دی اور یہی ان کی پہچان بنی۔ ان کی قائم کردہ تنظیم جلد ہی ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے عالمی مجلسِ اقبال کی ہیئت اختیار کر گئی جس کی شاخیں کینیڈا کے علاوہ پاکستان، کویت، برطانیہ اور ملائشیا میں قائم ہوئیں۔ مرحوم نے اطلاعیات کو فکرِ اقبال کی دنیا بھر میں ترویج کا فعال ذریعہ بنایا۔

پروفیسر ڈاکٹر ارشاد شاکر اعوان

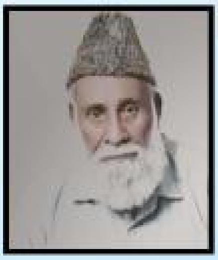

معروف محقق اور ماہر اقبالیات پروفیسر ڈاکٹر ارشاد شاکر اعوان ۴ر اگست ۲۰۲۲ء کو ۸۰ سال کی عمر میں رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ وہ ہزارہ یونیورسٹی شعبہ اردو کے صدر رہے۔ تحقیقی کاموں پر اقبال اکادمی پاکستان کی مجلسِ حاکمہ کے رکن بھی رہے۔ ڈاکٹر ارشاد شاکر اعوان نے دو درجن کے قریب کتب تصانیف کیں جن میں اقبالیات پر ''ہمالہ سے نیا شوالہ تک: فکر اقبال کا ایک مطالعہ''، ''بیان اقبال: نیا تناظر''، ''اجتماعی اجتہاد: اقبال اور امالی غلام محمد''، ''اقبال کا تصور ملت اور آزادی ہند''، ''جاوید نامہ: مقدمہ، حواشی و تعلیقات''، ''فارسی کلام پر اقبال کی اپنی اصلاحیں''، ''کلیات باقیات فارسی'' شامل ہیں۔ حکومت پاکستان کی جانب سے ۲۰۱۵ء میں قومی سیرت ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔

پروفیسر ڈاکٹر سید محمد اکرم شاہ اکرام

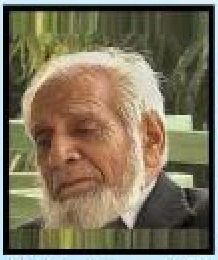

پروفیسر ڈاکٹر سید محمد اکرم شاہ اکرام، سابق چیئرمین، شعبہ اقبال سٹڈیز، پروفیسر ایمریطس، شعبہ فارسی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور اور سابق ڈین فیکلٹی آف اورینٹل لرننگ اور سابق چیئرمین، شعبہ فارسی، پنجاب یونیورسٹی لاہور پاکستان ۲۰ اگست ۲۰۲۲ء کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ دیگر ممتاز علمی خدمات کے ساتھ ساتھ انہوں نے علامہ اقبال کی شاعری کے تمام تصورات کا احاطہ کرتے ہوئے 'دائرہ معارف اقبال' کی تین جلدیں شائع کیں۔ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی میں کئی سال خدمات انجام دیں اور معیاری اساتذہ، ماہرین تعلیم اور محقق پیدا کیے۔

مطبوعات ۲۰۲۱ـ۲۰۲۲ء اقبال اکادمی پاکستان